محمد سلیم خالد

پاک و ہند میں قرآنِ مجید کے فارسی تراجم

پاک و ہند میں قرآنِ مجید کے فارسی تراجم کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔ یہاں یہ پیشِ نظر رہے کہ قرآن مجید کا صرف ترجمہ کم ہی کیا گیا ہے ۔ عام طور پر تفاسیر ہی لکھی گئی ہیں ۔ ذیل میں ترجمہ وتفسیر کے اس کام کا جائزہ پیش کیا گیا ہے ۔

برصغیر میں قرآن پاک کا پہلا مکمل فارسی ترجمہ نظام الدین نیشا پوری نے سپر دِ قلم کیا ۔ ان کا تعلق نیشا پور سے تھا ، تحصیلِ علم کے بعد وہ ہندوستان کے شہر دولت آباد آ گئے اور عربی میں ایک ضخیم تفسیر ''غرائب القرآن ورغائب الفرقان'' کے نام سے تحریر کی۔[1] انھوں نے تفسیر تو عربی زبان میں لکھی ، لیکن ضمناً قرآنِ پاک کا ترجمہ فارسی میں پیش کیا ۔ وہ ۷۲۸ ھ میں وفات پا گئے۔[2] ان کے کیے گئے ترجمے کا ایک حصہ حسبِ ذیل ہے :

لَـقَدُ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ	''بدرستی منت نهاد خدا برمومنان وقتی که
فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا	برانگیخت درآں با پیغمبری از آں با که فی خواند
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ	برآں با آیات او و پاک فی کرو شان وی آموخت
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ	آنہارا کتاب وحکمت راوگر چہ فی بودند پیش ازان
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ (آلِ عمران ۳:۱۶۴)	ہر آینہ درگمراہی ظاہر۔[3]''

عجیب اتفاق ہے کہ برصغیر کی پہلی کامل فارسی تفسیر بھی دولت آباد میں مکمل ہوئی ۔ یہ تفسیر مشہور عالم شہاب الدین دولت آبادی (م ۸۴۹ ھ) نے ''بحرِ مواج'' کے نام سے لکھی ۔ وہ جون پور کے حکمران ابراہیم شاہ شرقی (۸۰۴ ھ تا ۸۴۴ ھ) کے دربار سے وابستہ تھے۔[4] اس تفسیر میں ترجمے سے خصوصی اعتنا کیا گیا

---

[1] ج ا، تبریز، ۱۲۰۸ھ، ص ۳۸۴۔

[2] عبدالصارم، تاریخ التفسیر، لاہور۔ ۱۹۷۱ء ص ۴۴۔

[3] ج ا، ص ۳۸۰۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

ہے۔ ان کا ترجمہ تفسیر نما اور توضیحی ہوتا ہے۔ اس ترجمے کا ایک حصہ یہ ہے:

اَرَءَ یْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ فَذٰلِکَ
الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی
طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ۔ (الماعون ۱۰۷:۱۔۳)

''معنی این است دانستہ کسی را کہ دین را
یعنی ملتِ اسلام را یا جزا را تکذیب می کند کہ
خبر دینِ اسلام وخبر جزا نابودہ ودروغ می داند
زیرا کہ آن ہماں کس است کہ بہ عنف ودرشتی
یتیم را می راند واہل خود را بر اطعام مسکین
باعث نمی شود وتحریص نمی کند۔[۵]''

برصغیر کا تفسیر کے بغیر پہلا ترجمہ سندھ کے مشہور روحانی بزرگ مخدوم نوح بالائی رحمہ اللہ (م ۹۹۵ھ) نے کیا۔ یہ ترجمہ سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد نے ۱۴۰۱ھ میں بڑے اہتمام سے شائع کیا۔[۶] اس ترجمے کا ایک حصہ یہ ہے:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ
النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ
کَانَ تَوَّابًا۔ (النصر ۱۱۰:۱۔۳)

''چو بیاید نصرت خدا ای وفتح مکہ۔
وبینی تو (ای محمد) مردماں را کہ درمی آیند
در دین خدای تعالیٰ گروہ گروہ۔ پس تسبیح
کن بحمد پروردگار تو وطلب آمرزش کن
ازو بدرستی کہ اوست توبہ پذیرندہ۔[۷]''

شہنشاہ نورالدین جہانگیر (۱۰۱۴ھ ــــــ ۱۰۳۷ھ) کو قرآنی تراجم سے خاص شغف تھا۔ اس کے ایما پر کئی علمانے قرآنِ پاک کے فارسی میں تراجم سپردِ قلم کیے مثلاً جہانگیر جب گجرات گیا تو مولانا سید محمد رضوی (م۱۰۵۴ھ) سے بطورِ خاص ملاقات کی اور درخواست کی کہ وہ قرآنِ پاک کا فارسی میں ترجمہ کریں۔ چنانچہ انھوں نے قرآن عزیز کا فارسی میں ترجمہ کیا۔[۸] اسی طرح شیخ نعمت اللہ فیروز پوری (م۱۰۷۲ھ) نے قرآنِ مجید کا فارسی میں ترجمہ تحریر کیا اور اسے ''تفسیر جہانگیری'' کے نام سے موسوم کیا۔[۹] لیکن اب یہ تراجم

---

۴ ''تاریخ فرشتہ''، محمد قاسم فرشتہ، نول کشور لکھنو، ۱۲۲۱ھ، ج۲، س۳۰۶۔

۵ (قلمی) مخزونہ مرکزِ تحقیقات فارسی، اسلام آباد کتاب خانہ نمبر ۲۶۹۰، ص۱۱۹۰۔

۶ مقدمہ، ص۱۸ تا ۲۹۔

۷ ص۶۰۹۔

۸ ''تذکرہ المفسرین''، ص۱۶۳، اٹک، ۱۴۰۱ھ محمد زاہد الحسینی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مفقود ہیں۔

اورنگ زیب عالمگیر (۱۰۶۹ھ ــــ ۱۱۱۸ھ) کا عہد قرآنِ مجید کے تراجم اور تفاسیر کے لحاظ سے بڑا بابرکت عہد ہے۔ اس عہد کے چند مشہور تراجم اور تفسیر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

ا۔ خواجہ معین الدین کشمیری (م ۱۰۸۵ھ) نے ''شرح القرآن'' کے نام سے مختصر فارسی تفسیر سپردِ قلم کی۔ یہ تفسیر اورنگ زیب کے نام سے معنون ہے[10]۔ اس میں ترجمہ قرآن کا خصوصی التزام ہے۔ ایک آیت کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرہ ۲:۲۱)	''ای مردم مکہ و مدینہ بندگی کنید پروردگار خویش را، آں آفریدگاری کہ آفرید شمارا و آفرید آنان را کہ بودند پیش از شما، تا باشد کہ شما پرہیزید[11]۔''

(ب) ''تفسیر شیروان خان'': یہ تفسیر شیروان حسین قادری کی تالیف ہے۔ سالِ تکمیل ۱۰۷۰ھ ہے[12]۔ یہ تفسیر کم اور ترجمہ زیادہ ہے بلکہ اسے تفسیر نما ترجمہ کہنا زیادہ مناسب ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ (البقرہ ۲:۶)	''بدرستی آں کسانی کہ کافرشدند برابر است بر ایشاں آنکہ بترسانی تو ایشاں را یا نترسانی ایمان نمی آرند[13]۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

(ج) محمد صفی ابن ولی قزوینی اورنگ زیب عالمگیر کے دربار سے وابستہ تھے۔ شہزادی زیب النساء (م ۱۱۱۳ھ) کے حکم سے ''تفسیر کبیر'' از فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) کا ترجمہ ۱۰۸۷ھ میں مکمل کیا اور تفسیر کو شہزادی کے نام پر ''زیب التفاسیر'' کے نام سے موسوم کیا[14]۔ لیکن ''زیب التفاسیر'' تفسیر کبیر کا محض ترجمہ نہیں ہے بلکہ مترجم نے جابجا تصرفات سے کام لیا ہے اور ایک اہم بات یہ ہے کہ تفسیر میں ترجمہ،

---

۹ عبدالحی حسنی، نزہۃ الخواطر، ج ۵، ص ۴۸۷۔ طیب اکادمی ملتان، ۱۴۱۲ھ۔

۱۰ تذکرہ علمائے ہند، ص ۲۲۹، نول کشور لکھنو، ۱۳۳۲ھ، رحمان علی۔

۱۱ قلمی نسخہ، مخزونہ مرکز تحقیقات فارسی، اسلام آباد، ص ۳۲۔

۱۲ قلمی نسخہ، مخزونہ مرکز تحقیقات فارسی، اسلام آباد، ص ۴ تا ۶۔

۱۳ قلمی نسخہ، مخزونہ مرکز تحقیقات فارسی، اسلام آباد، ص ۱۸۔

۱۴ قلمی نسخہ، مخزونہ مرکز تحقیقات فارسی، اسلام آباد، ص ۳۔

قرآن کا اضافہ کیا ہے۔

یَسْـئَـلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰـهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوااللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْـنِـکُـمْ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ (الانفال ۸:۱)

’’فی پرسند ترا ای حبیب؛ یاران و پیروانِ تو از حکم غنیمت ہایِ کفاہ۔ بگولہ کہ حکم کردن در غنیمت ہا وفرمان واختیارِ قسمت آن بامر خدا راست و فرستادہ او ر را کہ بفرمانِ او قسمت فی کند پس، بترسید از عقاب خدا و بصلاح آرید و شایستہ و پسندیدہ گردانید آنچہ میان شما است و فرمان برید خدا را وفرستادہ او ر آنچہ فی فرماید در باب غنایم یا در ہمہ ابواب اگر ہستید شما مومنان[15]۔‘‘

(د) مرزا نورالدین نعمت خان عالی (م ۱۱۲۲ھ، نے ’’نعمتِ عظمیٰ‘‘ کے نام سے دو جلدوں پر مشتمل تفسیر، ۱۱۱۵ھ میں مکمل کی[16]۔ ایک آیت کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَـالُـوْٓا اَنُؤْمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ۔ (البقرہ ۲:۱۳)

’’و چوں گفتہ شود باین منافقان کہ ایمان بیارید، در دل خود گویند کہ آیا ایمان آریم ما چنانکہ بی خردان ایمان آوردہ، بدانید ای مومنان کہ آں با خود سفیہ اند و اما نمی دانند این معنی را[17]۔‘‘

(ہ) محمد امین صدیقی (م ۱۱۱۳ھ) اورنگ زیب عالمگیر کے دربار سے منسلک تھے[18]۔ انھوں نے اورنگ زیب کے ایما پر ملا حسین واعظ کاشفی (م ۹۱۰ھ) کی مشہور و معروف فارسی تفسیر، ’’تفسیرِ حسینی‘‘ کی تلخیص کی اور اسے ’’تفسیرِ امینی‘‘ سے موسوم کیا[19]۔

---

۱۵ نسخۂ خطی مخزونہ بودلین لائبریری، آکسفورڈ، برطانیہ، ج ۵، ص ۲ب تا ۳ب۔

۱۶ ایوانف کرزن، فہرست نسخہ ہای خطی، مخزونہ ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری بنگال، جلد اول، کلکتہ، ۱۹۲۶، ص ۲۴۶۔

۱۷ نسخۂ خطی مخزونہ ایشاٹک سوسائٹی لائبریری، کلکتہ انڈیا، ج ا ص ۱۲، ۱۲ا ب۔

۱۸ عبدالحئی حسنی، نزہتہ الخواطر، جلد ۶، مذکورہ، ص ۲۹۲۔

۱۹ نسخۂ خطی، مخزونہ کتب خانہ، آصفیہ، حیدر آباد، دکن، انڈیا، ص ا۔

سورۂ کوثر کا ترجمہ یہ ہے:

اِنَّـآ اَعْـطَيْـنٰكَ الْـكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ (الکوثر ۱۰۸: ۱۔۳)

’’بدرستی کہ ما عطا کردیم ترا بسیاری۔ پس نماز گزار برای پروردگار خود خالص برای رضای او وقربان کن شتری را برای خدا۔ بدرستی کہ دشمنِ تو یعنی عاص اوست دم بریدہ ومنقطع از خیر وبی نسل[20]۔‘‘

اورنگ زیب عالمگیر (۱۱۱۸ھ) کی وفات کے بعد بارھویں صدی ہجری کے اختتام تک چند مشہور اور اہم فارسی تراجم اور تفاسیر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

ا۔ شاہ محمد غوث پشاوری پشاور سے ہجرت کر کے لاہور تشریف لائے۔ آپ نے قرآن عزیز کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا لیکن اب یہ ترجمہ مفقود ہے آپ کی وفات ۱۱۵۲ھ میں لاہور میں ہوئی[21]۔

ب۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ (م ۱۱۷۶ھ) نے اپنا مشہور فارسی ترجمۂ قرآن ’’فتح الرحمٰن‘‘ ۱۱۵۱ھ میں مکمل کیا[22]۔ اس ترجمہ نے مابعد کے فارسی اور اردو تراجم پر دور رس اور گہرے اثرات مرتسم کیے۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے ترجمۂ قرآن کے سلسلے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے۔ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ وہ برصغیر میں پہلے مترجمِ قرآن ہیں اور ان کے ترجمۂ قرآن کو اولیت کا درجہ حاصل ہے۔ لیکن سطور بالا کے مطالعہ سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ برصغیر میں ان سے پہلے کئی فارسی تراجمِ قرآن منصۂ شہود پر آ چکے تھے۔ شاہ ولی اللہ کے ترجمۂ قرآن کا نمونہ حسبِ ذیل ہے:

اَلْـحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الـرَّحِيْـمِ ۔ مٰـلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَـعْبُـدُ وَ اِيَّــاكَ نَسْـتَـعِيْـنُ ۔ اِهْـدِنَـا الـصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

’’ستائش خدای راست پروردگار عالمہا است، بخشایندہ مہربان، خداوند روز جزا، ترا می پرستیم و از تو مدد می طلبیم بنما ما را راہ راست۔ راہ آنان کہ اکرام کردۂ برایشان بجز آنان کہ خشم گرفتہ شد

---

[20] ص ۵۶۷۔

[21] محمد زاہد الحسینی، تذکرۃ المفسرین، مذکورہ، ص ۱۶۹۔

[22] مطبوعہ تاج کمپنی کراچی، تاریخ ندارد، مقدمہ ص ب۔

[23] ایضاً ص ۳۔

اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ	برآن باو بجز گمراہان[23]۔
عَلَیۡهِمۡ وَلَاالضَّآلِّیۡنَ۔ (الفاتحہ۱:۱۔۷)	

(ج) حافظ غلام مصطفٰی بن محمد اکبر تھانیسری نے اپنی مسبوط فارسی تفسیر ۱۱۹۱ھ میں مکمل کی۔ اس تفسیر میں ترجمہ کا خصوصی التزام نظر آتا ہے[24]۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡهِمۡ	''بدرستی آنان کہ کافر شدہ اند برابر است
ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ۔	برایشان آنکہ بیم کنی و ترسانی ایشان رایا بیم نکنی
(البقرہ۲:۶)	ایمان نیارند[25]۔''

تیرھویں صدی ہجری میں اردو زبان نے حیرت انگیز ترقی کرلی اور اردو زبان میں بھی تراجمِ قرآن اور تفسیر نویسی کا کام ہونے لگا لیکن اس کے باوجود فارسی میں متعدد تراجم و تفاسیر احاطۂ تحریر میں آئے۔

چند مشہور اور اہم تراجم اور تفاسیر کے مختصر کوائف ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

ا۔ ملا محمد سعید گند سودوم (م ۱۲۰۸ھ) کا تعلق کشمیر سے تھا۔ آپ نے قرآنِ پاک کا فارسی ترجمہ ''مفاتیح البرکات'' کے نام سے سپردِ قلم کیا[26]۔ اب یہ ترجمہ مفقود ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ب۔ حضرت شاہ ولی اللہ کے فرزندِ ارجمند شاہ عبدالعزیز (م ۱۲۲۹ھ) نے قرآنِ پاک کی فارسی تفسیر ''فتح العزیز'' کے نام سے قلمبند کی۔ یہ ایک کامل تفسیر میں سے ترجمے کا ایک حصہ یہ ہے۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۔ مِنۡ شَرِّ مَا	''بگوای پناہ گیرندہ پناہ می گیرم از ہدی آنچہ
خَلَقَ ۔ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۔	آفریدہ است واز شرِ چیز تاریک چون تاریکئ او
وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۔ وَمِنۡ شَرِّ	ہجوم کند واز شرِ دم زنندگان درگرہ از شرِ حاسد
حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ (الفلق ۱۱۳۔۱۔۵)	چوں اظہار حسد کند[28]۔

ج۔ محمد سعید مدراسی (م ۱۲۷۲ھ) نے اپنی فارسی تفسیر، مواہب الرحمٰن چار جلدوں میں مکمل کی[29]۔ اس ترجمے کا

۲۴؎ سی۔اے۔ سٹوری، پرشین لٹریچر، جلد اول مطبوعہ برطانیہ ۱۹۳۷ء ص ۲۳۔

۲۵؎ مطبوعہ لاہور ۱۲۸۴، ص ۴۔

۲۶؎ محمد زاہد الحسینی، تذکرہ المفسرین، مذکورہ، ص ۱۷۴۔

۲۷؎ عبدالحیٔ حسنی، نزہتہ الخواطر، جلد ۷ مذکورہ، ص ۳۰۳۔

۲۸؎ شاہ عبدالعزیز، تفسیر عزیزی، جلد ۲ بمبئی ۱۲۶۴ ص ۳۸۹۔۳۹۰۔

ایک حصہ درج ذیل ہے:

اِنَّـآ اَعۡـطَيۡـنٰكَ الۡـكَوۡثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ۔ (الکوثر ۱۰۸:۱۔۳)	''بدرستی کہ ما دادیم ترا خیر بسیاری۔ پس مداومت بکن برنماز ونحر بکن شتران را کہ بہترین اموال عرب است۔ بدرستی کہ دشمن تو کہ بغض فی دارد بتو اوست پس بریدہ کہ ہیچ عقبی و نسلی او را باقی نماند۔''[۳۰]

د۔ ''تفسیر غریب''، سید نجف علی (م ۱۲۹۸ھ) کی تالیف ہے جو کہ ۱۲۹۴ھ میں مکمل ہوئی۔ یہ تفسیر پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔[۳۱] اس ترجمے کا ایک حصہ حسب ذیل ہے[۳۲]:

اِذَا جَـآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۔ وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۔ فَسَبِّحۡ بِحَـمۡـدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۔ (النصر ۱۱۰:۱۔۳)	''ہرگاہ آمد بر تو یاوری خداوند و فتح یعنی فتح مکہ و دیدی مردم را در حالی کہ داخل فی شوند در دینِ خدا لشکر ہا۔ پس تسبیح کن بحمد خداوند گارِ خودت و آمرزش خواہ از و ہر آینہ بودہ است او تعالیٰ توبہ پذیر۔''[۳۳]

(ہ) ''تفسیر وجیز''، محمد عبدالحکیم بن عبدالرحیم کی تالیف ہے سالِ تکمیل ۱۲۹۳ھ ہے۔[۳۴] نمونہ ترجمہ نیچے درج ہے:

قَـالَ يٰـاٰدَمُ اَنۡبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآءِهِمۡ فَلَمَّآ اَنۡبَـاَهُمۡ بِاَسۡمَآءِهِمۡ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ	''گفت خدائی بی واسطہ ای آدم خبر دہ این ملائکہ را بنام ہای آں چیز ہا۔ فرمود آیا نگفتہ

۲۹؎ عبدالحیٔ حسنی، نزہۃ الخواطر، جلد ۷، مذکورہ ص ۴۸۹۔

۳۰؎ محمد سعید مدراسی، مواہب الرحمٰن (پارہ عم) مدراس (انڈیا) ۱۲۶۱ھ ص ۱۶۵، ۱۶۶۔

۳۱؎ حسین عارف نقوی، تذکرہ علمائے امامیہ پاکستان، اسلام آباد، ۱۳۶۳ھ ص ۵۔

۳۲؎ القرآن، سورہ ۱۱۰۔

۳۳؎ نجف علی، تفسیر غریب، جلد ۵، نسخۂ خطی، مخزونہ مرکز تحقیقاتِ فارسی، اسلام آباد، ص ۶۴۵۔

۳۴؎ محمد عبدالحکیم دہلوی، تفسیر وجیز، جلد اول، دہلی ۱۲۹۵ھ، ص ۲۔

۳۵؎ محمد عبدالحکیم، تفسیر وجیز، جلد اول، مذکورہ ص ۸۰۔

۳۶؎ محمد حسن، تفسیر معالمات الاسرار فی مکاشفات الاخبار جلد اول و دوم۔ مطبوعہ دہلی ۱۲۹۳ھ۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

لَکُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (البقرہ۲:۳۳)

بودم باشما بہ تحقیق من فی دانم چیز ہای کہ پوشیدہ انداز احوال وآنچہ مخفی است از امور زمین وی دانم آنچہ شما ظاہری کنید وآنچہ شما می پوشید ید[35]۔

د۔ محمد حسن بن کرامت علی امروہی (تاریخ وفات نامعلوم) کی فارسی تفسیر ''معالمات الاسرار فی مکاشفات الاخبار''[36]، دو جلدوں میں ۱۲۹۳ھ میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی۔ ترجمے کا ایک حصہ یہ ہے:

وَ اِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَ کُمْ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَ کُمْ وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ۔ (البقرہ۲:۴۹)

''و یاد کیند وقتی کہ نجات دادیم شمارا از آلِ فرعون فی دادند شمارا عذاب بد، ذبح فی کردند پسرانِ شمارا وزندہ فی داشتند زنانِ شمارا ودریں آزمایش بود عظیم از رب شما[37]۔''

تیرھویں صدی ہجری میں اردو زبان نے فارسی کی جگہ لے لی۔ تصنیف وتالیف کا کام اردو زبان میں ہونے لگا۔ لہٰذا قرآن حکیم کے تراجم وتفاسیر بھی اسی زبان میں معرضِ تحریر میں آئے۔ مذکورہ صدی میں فارسی میں تفسیر و تراجم کی تعداد بہت کم ہے۔

ناصر الدین ابوالمنصور (م۱۳۲۰ھ) کی تفسیر ''تجلیل التنزیل''[38] اور سید ابوالقاسم الرضوی (م۱۳۲۴ھ) کی تفسیر ''لوامع التنزیل''، اس صدی کی مشہور فارسی تفسیریں ہیں۔ اول الذکر کا ترجمہ شاہ ولی اللہ (م۱۱۷۶ھ) کے ترجمۂ قرآن سے مستعار ہے اور ثانی الذکر کے ترجمے کا ایک حصہ حسبِ ذیل ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرہ۲:۱۸۳)

''یعنی اے آنان کہ ایمان آوردہ اید نوشتہ شد بر شما روزہ داشتن ایام صیام را چنانچہ مفروض بود روزہ بر آنان کہ پیش از شما از انبیا واولیا بودند تا شما بسبب روزہ گرفتن تقوی پیشہ شوید واز مناہی ومحرمات پرہیزید[39]۔''

۳۷؎ مذکورہ، ج۱ص ۱۳۳۔

۳۸؎ ج۱،مطبوعہ دہلی ۱۹۰۳۔

۳۹؎ ۱۲۰۳ھ، ج۲،ص۲۰۰،مطبوعہ لاہور۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org